سلسلہ رسائلِ درسِ سیرت، رسالہ نمبر: 07

رسول اللہ ﷺ کی شانِ بشریت

مرتب: علامہ راشد علی عطاری مدنی

ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ سیرت کے رسائل کا ساتواں عنوان

مرتب

مولانا ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُسْتَطْرَف، ج ۱، ص ۴۰، دار الفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب	:	رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شانِ بشریت
مؤلف	:	مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی
صفحات	:	23
اشاعت اوّل	:	ستمبر 2023 (ویب ایڈیشن)
پیشکش	:	ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

رسول اللہ ﷺ کی شانِ بشریت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

نوٹ: یہ بیان "ڈاکٹر فیض احمد چشتی" صاحب کی تحریر سے تیار کیا گیا ہے۔

اللہ کریم نے ہمارے پیارے نبی ﷺ کو جو شان و عظمت عطا فرمائی ہے اس کا ایک اہم باب آپ ﷺ کی شانِ بشریت ہے

یہ بات یاد رکھئے کہ

بشریت اور نورانیت ایک دوسرے سے متضاد نہیں ہیں

تمام انبیائے کرام بشر ہیں اور یہ قرآن سے ثابت ہے اور اس کا مطلقاً انکار کرنا کفر ہے، اہل سنت کا مشہور فقہی انسائیکلوپیڈیا بہار شریعت جلد اول حصہ اول عقائد متعلقہ نبوت میں پہلا عقیدہ ہی یہ لکھا ہے کہ نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ عزوجل نے ہدایت کے لئے وحی بھیجی ہو۔

اور اسی عبارت کے نیچے دوسرا عقیدہ یہ لکھا ہے کہ انبیا علیہم السلام سب بشر تھے اور مرد، نہ کوئی جن نبی ہوا اور نہ عورت۔

انبیا کرام بشر ہیں اس سے کون انکار کرتا ہے جب کہ یہ تو قرآن پاک میں

ارشاد ہوا ہے، لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ حضور ﷺ ہمارے جیسے بشر نہیں ہیں۔

جو خصوصیات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوئیں وہ کسی دوسرے نبی اور انسان کو حاصل نہیں۔

اہل سنت کا نظریہ کہ انبیا کرام علیہم السلام بشر ہیں لیکن ہم جیسے نہیں وہ بے مثل ہیں، مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے ہم پلہ نہیں۔

سورہ الاحزاب کی آیت نمبر 32 کا یہ حصہ ملاحظہ فرمائیں.

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ

اے نبی کی بیبیوں تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

غور فرمائیں کہ وہ عورتیں جن کو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت زوجیت حاصل ہوئی اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں ارشاد فرما دیا کہ تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو، جب رب تعالیٰ نے ان عورتوں کو نسبت رسول کی وجہ سے دیگر عورتوں سے ممتاز فرما دیا تو اور کسی کی کیا جرات کہ وہ خود کو حضور کی مثل کہے یا حضور کو اپنی مثل کہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

مزید اس ضمن میں احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں

انی لست کاحد کم انی ابیت عند ربی فیطعمنی و یسقینی

بے شک میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں میں اپنے رب کے ہاں رات گزارتا ہوں پس وہی مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صوم وصال رکھنے سے منع فرمایا تو ایک مسلمان نے عرض کی بلاشبہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

ایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی

تم میں سے کون ہے میری مثل میں تو اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی۔

حوالہ کے لئے دیکھیں

مسند الامام احمد جلد 2 صفحہ 21، 102، 231 اور الجامع الصغیر جلد 1 صفحہ 115 الموطا للامام مالک جلد 1 صفحہ 130 اور سنن الدارمی جلد 1 صفحہ 304 اور جامع الترمذی جلد 1 صفحہ 163 اور سنن ابی داود جلد 2 صفحہ 279 اور صحیح مسلم جلد 3 صفحہ 134

اور ایک روایت صحاح ستہ میں سے تین کتابوں میں پائی جاتی ہے

ایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی و یسقین

تم میں میرا مثل کون ہے میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے (بخاری شریف کے علاوہ مسلم شریف کے صفحہ 351 اور ابو داؤد صفحہ 335 پر بھی موجود ہے)

بخاری شریف کی ایک روایت یوں ہے: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو اچھے کاموں کا حکم دیتے تو ایسے اعمال وافعال بتاتے جو وہ بآسانی کر سکتے تھے یہاں پر صحابہ کرام عرض کرتے:

انا لسنا کھیئتک یا رسول اللہ

آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم آپ کی مثل تو نہیں ہیں

ان ارشادات عالیہ سے یہ بات واضح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی بشریت کے متعلق تمام اشکالات ختم فرما دئے اور یہ بھی یاد رہے کہ ایکم مثلی کے مخاطب صحابہ کرام ہیں جب اتنی برگزیدہ ہستیاں آپ کی مثل نہیں تو کسی اور کو اس دعوی کی کیا مجال ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالی حق بات کو سمجھنے اور اپنانے کی توفیق

مرحمت فرمائے، آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

انبیائے کرام علیہم السلام بشر ہیں لیکن عام انسانوں کی طرح نہیں، حق تعالیٰ نے ان کو بے مثل شان، درجات رفیعہ، کمالات لازوال، وجاہت، عزت، شوکت، رفعت، علو مرتبت اور عقول کو محو حیرت کر دینے والے معجزات سے ممتاز کیا۔ اور یہ ساری شانیں ذات وصفات دونوں میں ودیعت فرمائیں۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ صفات اپنا کوئی علیحدہ وجود نہیں رکھتیں بلکہ ذات ہی میں ودیعت ہوتی ہیں، کیسی نامعقول بات ہے کہ کوئی شخص انبیائے کرام علیہم السلام کی صفات کو بے مثل مانتا ہے لیکن ان کی ذات کو بے مثل ماننے میں اس کو تأمل ہے۔

مزید یہ کہ قرآن مجید کی کئی آیات اس بات پر ناطق ہیں اور ہر دور میں یہ تمام ائمہ کا متفق نظریہ رہا ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کو اپنے جیسا بشر کہنا یا صرف بشر کہنا یہ شیطان اور منافقین و کفار کا طریقہ رہا ہے اور فرق اتنا ہے کہ دیگر انبیاء علیہم السلام کے ادوار میں اور عہد رسالت میں بھی کفار و منافقین انبیاء کو بشر کہہ کر ان کی نبوت و رسالت کا انکار کرتے رہے اور دور حاضر کے منافقین انبیاء

علیہم السلام اور بالخصوص حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہہ کر انبیائے کرام کے فضائل و کمالات، رب تعالیٰ کے حضور ان کی قدر و منزلت ووجاہت کو کم کرنا چاہتے ہیں لیکن سوائے رب تعالیٰ کی نعمتوں سے حسد اور انبیائے کرام سے بغض و عناد کے ان منافقین کے ہاتھ کچھ نہیں آیا اور بلاشبہ یہ دونوں جہان میں ذلت ورسوائی کا موجب ہے۔ اور انبیاء کی بشریت پر نظر وہی لوگ کرتے ہیں جو بارگاہ لم یزل کے نافرمان ہوتے ہیں۔

سب سے پہلے انبیاء کو بشر شیطان نے کہا

چنانچہ پارہ ۱۴ الحجر آیت نمبر ۳۲

قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ

ترجمہ

بولا مجھے زیبا نہیں کہ بَشَر کو سجدہ کروں جسے تو نے بَجتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بودار گارے سے تھی

یعنی حضرت آدم علیہ السلام کی بشریت ابلیس کے لئے حجاب بن گئی اور وہ رب تعالیٰ کے حکم کو نہ دیکھ سکا اور بارگاہ خداوندی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مردود قرار پایا،

اگلی امتوں کے لوگ انبیائے کرام علیہم السلام کو بشر کہہ کر کافر ہوئے

اسی طرح اگلی امتوں کے لوگ انبیائے کرام علیہم السلام کو بشر کہہ کر کافر ہوئے، چنانچہ پارہ ۲۸ التغابن آیت نمبر ۵ اور ۶

اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ٘ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ○

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ یَّهْدُوْنَنَا٘ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّ اسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ

ترجمہ:

کیا تمھیں ان کی خبر نہ آئی جنہوں نے تم سے پہلے کفر کیا اور اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے تو بولے کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے تو کافر ہوئے اور پھر گئے اور اللہ نے بے نیازی کو کام فرمایا

آیت مبارکہ نہایت واضح و صریح ہے کہ ان لوگوں کے کفر کی علت ان کا یہ قول اَبَشَرٌ یَّهْدُوْنَنَا یعنی انہوں نے کہا کہ کیا بشر ہمیں راہ بتائیں گے تو رب تعالیٰ نے فرمایا فَكَفَرُوْا وَ تَوَلَّوْا یعنی وہ کافر ہو گئے اور پھر گئے۔

قرآنی دفاع

صرف اسی قدر پر اکتفا کرتے ہوئے میں اب بات کرنا چاہوں گا کہ جب کفار نے انبیاء کو بشر کہا تو انبیائے کرام علیہم السلام نے ان کو کیا جواب دیا، چنانچ پارہ ۱۳ ابراہیم آیت نمبر ۱۱ میں ہے۔

قَالَتۡ لَهُمۡ رُسُلُهُمۡ اِنۡ نَّحۡنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ

ان کے رسولوں نے ان سے کہا ہم ہیں تو تمہاری طرح انسان مگر اللہ اپنے بندوں میں جس پر چاہے احسان فرماتا ہے۔

اس آیت کریمہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ انبیائے کرام نے ان کو فرمادیا کہ تم ہمارے ظاہر کو دیکھ کر ہم کو اپنے جیسا سمجھتے ہو تو سمجھتے رہو، ہمارا ظاہر تو تمہاری طرح ہے لیکن

وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ

اللہ جس بندے کو چاہتا ہے اپنے احسان سے ممتاز کر دیتا ہے۔

اب اس کے بعد میں اس آیت کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جس کی آڑ میں زمانہ

حاضر کے منافقین اپنے مذموم نظریات کا واویلا کرتے ہیں۔ یہ آیت کریمہ قرآن مجید میں دو مقامات پر ہے سورہ کہف آیت نمبر ۱۱۰ اور سورہ حم السجدہ کی آیت نمبر ۶ ہے، آیئے اب ان آیات کا بغور جائزہ لیتے ہیں۔

پارہ ۱۶ الکہف آیت نمبر ۱۱۰

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝۱۱۰

تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

پارہ ۲۴ حم السجدہ آیت نمبر ۶

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝

تم فرماؤ آدمی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو اس کے حضور سیدھے رہو اور اس سے معافی مانگو اور

خرابی ہے شرک والوں کو

ان دونوں آیات کا مکمل متن و ترجمہ پڑھنے کے بعد آپ کو اس ارشاد کی حکمت، سبب نزول اور مخاطب کا بخوبی اندازہ ہو جانا چاہیے، چنانچہ پہلی بات کہ رب تعالیٰ نے یایھا البشر نہیں کہا بلکہ فرمایا قل یعنی آپ فرمادیجئے

دوسری بات یہ کہ پہلے حصہ میں بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ فرمایا اور ساتھ ہی یہ امتیاز بھی بیان کر دیا یُوْحٰۤى اِلَیَّ یعنی مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ یعنی میرا ظاہر دیکھ کر مجھے اپنا مثل سمجھنے والو میری بشریت بھی تمھارے جیسی نہیں کیونکہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے، یہاں ضمنی طور پر ایک اور آیت پیش کرتا ہوں چنانچہ پارہ ۲۸ الحشر آیت نمبر ۲۱ میں ارشاد ہوتا ہے۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ

اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے اور یہ مثالیں لوگوں کے لئے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ

سوچیں۔

قارئین کرام غور کریں وہ قرآن جو کہ پہاڑوں پر نازل ہوتا تو پاش پاش ہو جاتے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس قرآن کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب اطہر پر نازل کیا تو اندازہ کریں جس قلب پر رب کا قرآن نازل ہوا وہ کیسے ہماری مثل ہوسکتا ہے،

فاعتبروا یا اولی الابصار

پس یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثل بشریت کا اعجاز ہے اور آپ کی اعلیٰ وارفع بے مثل بشریت پر شاہد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وحی نازل ہوئی۔

تیسری بات ان دونوں آیت کریمہ میں توحید کے حوالے سے بیان ہوا

اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

یعنی تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے اور پھر ان آیات کریمہ کے آخری حصہ پر غور کریں تو ان کے نزول کی حکمت واضح ہو جاتی ہے چنانچہ پہلی آیت کے آخر میں یوں ارشاد ہوا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا

اور ثانی الذکر آیت کریمہ میں یہ الفاظ ہیں

فَاسۡتَقِیۡمُوۡۤا اِلَیۡہِ وَ اسۡتَغۡفِرُوۡہُ ؕ وَ وَیۡلٌ لِّلۡمُشۡرِکِیۡنَ ۙ﴿۶﴾

یعنی ان آیات کی حکمت یہ تھی کہ میں الہ نہیں بلکہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے، تم اسی کی عبادت کرو اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اس کے حضور توبہ کرو اور ہلاکت مشرکین کے لئے ہے۔

لہٰذا یہ آیات بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعلیٰ و ارفع بشریت پر حجت تامہ ہیں اور منافقین کے لئے اس میں تاویلات فاسدہ کی کوئی راہ نہیں۔

اختصار کے پیش نظر فی الوقت اتنا ہی ورنہ ابھی دیگر آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعلیٰ و ارفع و بے مثل بشریت پر ناطق ہیں۔

اول فرق

تمام امت مسلمہ کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے لیکن حضور ﷺ کا کلمہ لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ ہے مزید یہ کہ حضور ﷺ کے اسم مبارک کی برکت یہ ہے کہ کفار و مشرکین جن کو قرآن عظیم نے نجس بتایا جب وہ یہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیتا ہے تو اس کی تمام نجاست دور ہو جاتی ہے اور وہ رب تعالٰی کے انعامات کا دنیا و آخرت میں مستحق ہو جاتا ہے بشرط یہ کہ اس کا خاتمہ بھی اسی کلمہ پر ہو حالانکہ توحید کے ماننے والے اور بھی لوگ موجود ہیں لیکن اس کے باوجود وہ مسلمان نہیں اور ان انعامات کے مستحق نہیں کیونکہ انہوں نے زبان رسالت مآب سے تعلیم کردہ توحید کا اقرار نہیں کیا۔

دوسرا فرق

یہ ہے کہ ہمارے لئے ارکان اسلام پانچ ہیں کلمہ توحید و رسالت نماز روزہ زکوۃ اور حج جبکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زکوۃ فرض نہیں۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی شافعی الخصائص الکبری جلد ۲ صفحہ نمبر ۵۱۶ پر فرماتے ہیں کہ زکوۃ ان لوگوں پر واجب ہوتی ہے جو یہ چاہتے ہیں کہ زکوۃ ادا کر کے طہارت مال حاصل کر کے ان لوگوں میں سے ہو جائیں جنہوں

نے طہارت و پاکیزگی حاصل کر لی ہے اور انبیائے کرام اپنی عصمت کی وجہ سے ناپاکی سے پاک اور منزہ ہیں۔

تیسرا فرق

یہ ہے کہ امتیوں پر پانچ نمازیں فرض تھیں جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک نماز زائد تہجد یعنی کل چھ نمازیں فرض تھیں۔ امام جلال الدین سیوطی اپنی تصنیف الخصائص الکبری کی دوسری جلد اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ کی پہلی جلد میں حدیث مبارکہ نقل فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں جو مجھ پر فرض ہیں اور تمہارے لئے سنت ہیں ایک وتر دوم مسواک سوم نماز تہجد

چوتھا فرق

نماز کی امامت میں قیام کے متعلق ہے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خصائص میں سے ہے کہ حضور ﷺ نے لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی حالانکہ فرض نماز میں قیام کرنا فرض ہے چنانچہ بخاری اور مسلم شریف کے علاوہ دار قطنی سنن بیہقی اور خصائص کبری میں یہ حدیث مبارکہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد کوئی بیٹھ کر امامت نہ کرے۔

پانچواں فرق

یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عصر کے بعد دو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے لیکن امت کو اس سے منع فرمایا اور خود ان دو رکعتوں کو سفر و حضر میں کبھی ترک نہ فرمایا اور ان پر مداومت اختیار فرمائی۔ حوالہ کے لئے مدارج النبوۃ جلد اول صفحہ ۲۱۷

ششم فرق

یہ ہے کہ ہمارا وضو سونے سے ٹوٹ جاتا ہے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وضو سونے سے نہیں ٹوٹتا چنانچہ امام بخاری و مسلم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل فرمائی کہ حضور ﷺ نے رات کو وضو فرمایا اور نماز پڑھ کو سو گئے یہاں تک کہ میں نے خرخراہٹ کی آواز سنی اس کے بعد مؤذن آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر نماز کے لئے تشریف لے گئے اور وضو نہیں فرمایا۔

ہفتم فرق

یہ کہ امتیوں کو بیک وقت چار عورتوں سے نکاح جائز جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اس سے زائد بھی مباح تھا اور اس پر تمام امت کا اجماع ہے اور

تفسیر خزائن العرفان میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ازواج کا نصاب بیک وقت نو تحریر فرمایا گیا ہے۔

ہشتم فرق

امتی کی بیوہ عورت کا نکاح ثانی ہو سکتا ہے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج پر نکاح ثانی حرام ہے اور مزید یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج پر عدت بھی نہیں، اس حرمت کی ایک علت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج امہات المؤمنین ہیں اور ماں کے ساتھ اولاد کا نکاح جائز نہیں

نہم فرق

یہ ہے کہ امتی کی وراثت تقسیم ہوتی ہے جبکہ انبیائے کرام کی نہیں ہوتی چنانچہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم گروہ انبیاوہ ہیں جو نہ کسی کی میراث لیتے ہیں اور نہ ہماری میراث کوئی لیتا ہے جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ حوالہ کے لئے مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۷۵۶

دہم فرق

یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بول وبراز یعنی پیشاب وپاخانہ اور خون پاک اور طاہر ہے چنانچہ فتاوی شامی باب الانجاس میں ہے کہ حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے فضلات شریف امتی کے حق میں پاک بلکہ باعث برکت ہیں کیونکہ آپ کے جسم اقدس سے جو کچھ خارج ہوتا تھا وہ پاک تھا۔

امام بیہقی و دار قطنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں نے آپ کو بیت الخلاء جاتے دیکھا پھر آپ کے بعد میں گئی تو میں نے خارج ہونے والی چیز کا کوئی نشان نہ دیکھا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اے عائشہ تم نہیں جانتی اللہ عزوجل نے زمین کو حکم دیا ہے کہ انبیائے کرام سے جو فضلہ خارج ہو وہ اسے کھا جائے

مدارج النبوۃ میں ہے کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پیالہ میں پیشاب فرمایا اور حضرت ام ایمن سے فرمایا کہ اس کو زمین کے سپرد کر دیں تو حضرت ام ایمن نے اس کو پی لیا جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ماجرا عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تبسم فرمایا اور نہ ان کو منہ دھونے کا حکم دیا نہ ہی دوبارہ ایسا کرنے سے منع فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ اب تمہیں کبھی پیٹ کا درد لاحق نہ ہو گا۔ سبحان اللہ

الخصائص الکبری میں ہے کہ جنگ احد میں صحابی رسول حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زخموں کا خون چوس کر نگل گئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے خون میں میرا خون شامل ہو جائے اسے آتش دوزخ نہیں چھو سکتی اور جو خواہش رکھتا ہے کہ کسی جنتی شخص کو دیکھے تو وہ انہیں مالک بن سنان کو دیکھ لے۔

بطور نمونہ چند خصائص پیش کیے ہیں اور وہ بھی نہایت اختصار کے ساتھ ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص تو لا متناہی ہیں امام عشق و محبت امام اہل سنت مجدد دین وملت مفتی احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے بجا طور پر اپنے کلام میں فرمایا

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم ﷺ کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے اور قرآن کریم کی تلاوت عشق رسول میں ڈوب کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راشد علی عطاری مدنی

ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل

https://wa.me/923126392663

”ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ“ انٹر نیشنل

”ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ“ الحمدللہ تحقیق و تصنیف کی تربیت کرنے والا اہل سنّت کا واحد آن لائن ادارہ ہے۔

اس ادارے سے اب تک 75 کورسز کے مجموعی طور پر 135 سے زائد بیجز میں 12 ہزار سے زائد طلبہ، علما، محققین، ایم افل، پی ایچ ڈی اسکالرز اور اہل قلم حضرات شرکت کر چکے ہیں۔

اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم ﷺ کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے اور قرآن کریم کی تلاوت عشق رسول میں ڈوب کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راشد علی عطاری مدنی

ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹر نیشنل

https://wa.me/923126392663

علم بھی پھیلائیں

روزگار بھی پائیں

فاضل علمائے کرام کے لیے مستقبل میں "دینی خدمات اور حلال روزگار" کے مواقع پیدا کرنے کے لیے انتہائی اہم 9 روزہ کورس

آنلائن انسٹیٹیوٹ / اکیڈمی کیسے بنائیں؟

کورس کے اہم نکات

- انسٹیٹیوٹ بنانے کے فوائد اور اہمیت
- دینی خدمت بھی، حلال روزگار بھی
- آنلائن کلاس کامیابی سے پڑھانے کے طریقے
- آنلائن کلاس پڑھانے کے سافٹ ویئرز کا استعمال
- انسٹیٹیوٹ چلانے کے 63 اہم تربیتی پہلو
- اسٹوڈنٹس کو مستقل وابستہ رکھنے کے طریقے
- قرآن، حدیث، فقہ اور سیرت کے کورسز کیسے کروائیں؟
- ایک ہی کورس سے کئی کئی کورسز کیسے بنائیں؟
- نئی اکیڈمی کے لیے 25 تیار شدہ کورسز اور ان کا مکمل نصاب اور مواد
- اور اس کے علاوہ بہت کچھ

داخلہ و کلاس کی تفصیل

- کلاس زوم ایپ پر ہوگی۔
- کلاس کی مکمل ریکارڈنگ بھی ملے گی۔
- اختتام پر سرٹیفکیٹ ملے گا۔
- کلاس ہفتے میں تین دن: جمعہ، ہفتہ، اتوار
- نئی اکیڈمی کے لیے 25 تیار شدہ کورسز کا مکمل نصاب ملے گا۔

دورانیہ

13 تا 29 ستمبر 2024ء

- یہ کورس طلبہ کرام کے مطالبہ پر آخری بار کروایا جا رہا ہے۔

داخلہ فیس مکمل رعایت کے ساتھ

پاکستان: صرف 500 روپے | ہندوستان: صرف 300 روپے | یوکے و دیگر: صرف 10 پاؤنڈ

داخلہ کے لیے "آن لائن اکیڈمی" لکھ کر واٹس اپ کریں +92312-6392663

ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل